کریں گے۔ بحث مباحثے کی ہماری عادت اور گناہ کو قطعی طور پر ختم کریں۔ ہماری زبان کو اپنا نام رد کرنے کا جوش و جذبہ عطا کریں۔ ہمارے اچھے یا برے خیالات کو باہر نکال دیں۔ ہمیں اس قابل بنائیں کہ ہم اپنے جسموں اور مکانوں کو فراموش کر دیں۔ ہماری انا کو ختم کریں۔ اس قابل بنائیں کہ ہم ہمیشہ آپ کا نام یاد رکھیں اور دوسری سب اشیا بھول جائیں۔ ہمارے من کی بے قراری کو دور کریں اور اسے پر سکون بنائیں۔ اگر آپ ہمیں صرف چھو دیں تو رات کی تاریکی اور جہالت کا اندھیرا دونوں چھٹ جائیں گے اور ہم آپ کی روشنی میں خوشی سے زندگی گزاریں گے۔ یہ آپ کی عظمت اور مہربانی ہمارے پچھلے اچھے کرموں کا پھل ہے کہ ہمیں آپ کی لیلاؤں کا امرت پینے کی سعادت نصیب ہوئی۔

کوئی امکان نہیں ہے۔ لیکن اسے بابا پر بڑا بھروسہ اعتماد تھا۔ پارسل ملنے کے دو گھنٹے کے بعد جب وہ شرڈی بابا کی عبادت کرنے کے لیے گیا تو بابا نے اس سے کہا: دوسرے لوگ اگرچہ آموں کی تلاش میں ہیں پر وہ دامو کے ہیں۔ وہ جس کے ہیں وہی اسے کھا کر مرے گا۔ یہ الفاظ سن کر دامو کو پہلے شدید صدمہ ہوا لیکن شرڈی کے ایک بھگت جس کا نام مہالساپتی تھا نے اسے بتایا کہ موت کا مطلب جھوٹی انا کی موت تھا ور بابا کے قدموں میں بیٹھ کر پھلوں کو کھانا ایک سعادت تھی۔ اس نے کہا کہ وہ پھل رِ قبول کر کے کھا جائے گا۔ لیکن بابا نے اس سے کہا: انھیں تم نہ کھانا بلکہ اپنی چھوٹی بیوی کو دینا۔ یہ آم کی لیلا یعنی چار آموں کا کرشمہ اس کے ہاں چار بیٹے اور چار بیٹیاں پیدا کرے گا" ایسا ہی کیا گیا اور ضروری وقت گزرنے کے بعد بابا کے الفاظ درست ثابت ہوئے، نہ کہ نجومیوں کے۔

دعائے خیر

ہیماڈ پنت اس باب کو اس ایک دعا کے ساتھ ختم کرتا ہے: سائی سد گورو، آپ بھگتوں کو خواہشات کا ہر میوہ دینے والے درخت کی مانند ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ ہم آپ کے قدموں سے نہ تو کبھی اپنی نگاہیں ہٹائیں اور نہ انھیں فراموش کریں۔ ہم اس سنسار میں جینے اور مرنے کی صعوبتوں، تکلیفوں سے بار بار گزرتے ہیں۔ اب ہمیں جنم لینے اور مرنے کے اس چکر سے نجات دیں۔ ہمیں خارجی اشیا سے ہٹا کر اپنے اندر کی دنیا میں جھانکنے کے قابل بنائیں۔ اپنے وجود، اپنی آتما کے سامنے کھڑا کریں۔ جب تک حواس کو بیرونی دنیا کی اشیا کی طرف توجہ دینے سے ہٹایا نہیں جاتا اور اس کا رخ اپنی ذات، اپنی آتما کی طرف موڑا نہیں جاتا تو خو کو پایا نہیں جا سکتا۔ کوئی بیٹا، کوئی بیوی یا کوئی دوست آخر میں کام نہیں آئے گا۔ یہ صرف آپ ہی ہیں جو ہمیں نجات اور خوشی عطا

اس بیوپار میں اس کی مدد کریں تو وہ منافع کا کچھ حصہ بابا کی نذر بھی کرے گا۔ داموانا راز داری سے ان ساری باتوں کے بارے میں سوچ رہا تھا لیکن بابا سے کچھ بھی چھپا نہیں تھا۔ ماضی، حال، مستقبل سب بابا کے سامنے اسی طرح عیاں تھے جس طرح ہاتھ میں آملا کا پھل ہو۔ بچہ مٹھائی مانگتا ہے لیکن ماں اسے کڑدی گولی دیتی ہے۔ میٹھے سے اس کے دانت خراب ہو جاتے ہیں جب کہ کڑوی گولی سے وہ مضبوط ہوتے ہیں۔ چنانچہ ماں بچے کی فلاح کے لیے اسے کڑوی گولی کھانے پر مجبور کرتی ہے۔ بابا ایک ماں کی طرح اپنے بھگتوں کے حال اور مستقبل کے امکانات کے بارے میں سب کچھ جانتے تھے۔ چنانچہ داموانا کے من کی حالت کو جان کر انھوں نے اس سے کھلے انداز میں بات کی۔ "باپو میں اس طرح کی جھنجھٹ میں خود کو پھنسانا نہیں چاہتا ہوں" بابا کی بات کو سن کر دامو نے بیوپار کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔

آم کی لیلا

ایک دفعہ تین سو آموں کا ایک پارسل شرڈی میں وصول کیا گیا۔ یہ گوا کے ایک معاملت دار جس کا نام "رالے" تھا نے شاما کی معرفت بابا کے لیے بھیجا تھا۔ جب یہ کھولا گیا تو سارے آم بالکل ٹھیک حالت میں پائے گئے۔ ان سب کو شاما کی تحویل میں دے دیا گیا چار کے سوائے جنھیں بابا نے برتن میں رکھ لیا۔ انھوں نے کہا یہ چار پھل داموانا کے لیے ہیں۔ انھیں اس میں رہنے دیا جائے۔

اس داموانا کی تین بیویاں تھیں۔ اس کے اپنے بیان کے مطابق اس کی تین نہیں دو بیویاں تھیں۔ اس کے کوئی اولاد نہ تھی۔ اس نے بہت سے نجومیوں سے مشورہ کیا بلکہ خود بھی نجوم میں دست گاہ پیدا کی جس سے اسے معلوم ہوا کہ اس کے ٹیوے میں ایک ایسا نحس سیارہ ہے جس کی وجہ سے اس کے ہاں کم سے کم اس جنم میں اولاد ہونے کا

میں بابا سے مشورہ کرنے کے لیے کہا۔ شاما کو دوسرے دن خط مل گیا۔ چنانچہ اس نے دوار کا مسجد جا کر خط بابا کے سامنے رکھ دیا۔ بابا نے اس سے خط کے بارے میں دریافت کیا اور یہ بھی کہا کہ آس پاس میں کیا لکھا ہے۔ اس نے بابا کو بتایا کہ یہ ناگر کے رہنے والے ایک شخص دامودر انا کا خط ہے جو آپ سے کچھ مشورہ کرنا چاہتا ہے۔ بابا نے پھر پوچھا کہ وہ کیا لکھتا اور کیا چاہتا ہے۔ لگتا ہے اس سے اس کی تشفی نہیں ہوئی ہے جو خدا نے اسے دے رکھا ہے۔ وہ آسمان کو چھونا چاہتا ہے، چلو اس کا خط پڑھو۔ تب شاما نے کہا کہ خط میں وہی باتیں ہیں جن کا ذکر آپ نے کیا ہے۔ اودیوا، آپ یہاں خود خاموش اور مطمئن بیٹھے ہوئے اپنے بھگتوں کو تحریک دیتے رہتے ہیں اور جب وہ پریشان ہو جاتے ہیں تو آپ کچھ کو یہاں بہ نفس نفیس بلوا لیتے ہیں اور کچھ سے خط لکھواتے ہیں۔ جب آپ سب کچھ جانتے ہیں تو پھر خط پڑھنے کے لیے کیوں کہہ رہے ہیں۔ بابا نے اس پر پھر خط پڑھنے کی درخوات کی۔

تب شاما نے خط پڑھا جسے بابا نے بڑی توجہ سے سن کر کہا "داموانا پاگل ہو گیا ہے۔ اسے جواب میں لکھو کہ اس کے گھر میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے اس لیے اسے آدھی روٹی میں خوش رہنا چاہیے اور لاکھوں کے لیے پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ شاما نے اسی طرح خط کا جواب لکھا جس کا شدت سے دامو منتظر تھا۔ اسے پڑھ کر اسے یوں لگا کہ لاکھوں روپے کا منافع کمانے کی اس کی ساری امیدوں پر پانی پھر گیا ہے۔ اس نے سوچا کہ بابا سے مشورہ کر کے اس نے غلطی کی ہے۔ لیکن جیسا کہ شاما نے اسے لکھا تھا کہ دیکھنے اور سننے میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ اس لیے اسے شرڈی آکر خود بابا سے ملنا چاہیے۔ چنانچہ اس نے مناسب سمجھا کہ وہ شرڈی جا کر خود بابا سے مشورہ کرے۔ چنانچہ اس نے شرڈی آکر بابا کو سر جھکا کر سلام کیا۔ پھر ان کی ٹانگیں دھونے لگا۔ اس میں ہمت نہیں ہو پا رہی تھی کہ بابا سے اس موضوع پر بات کرے لیکن اس نے دل میں سوچا کہ اگر بابا

طرح ہے جس سے سائی بابا کی لیلاؤں کی شکل میں امرت ٹپکتا ہے تاکہ قارئین اسے اپنی ضرورت کے مطابق پی کر تسکین حاصل کریں۔ جب بھی کسی بھگت نے پوری یکسوئی اور دل جمعی سے خود کو بابا کے لیے وقف کیا تو اس کی ساری مصیبتوں کا ازالہ ہو گیا اور بابا اس کی بھلائی اور بہتری کا خاص خیال رکھنے لگے۔ اس کی وضاحت کے لیے نیچے احمد نگر (اب پونے) کے داموانا کی کہانی پیش کی جاتی ہے۔

داموانا

قارئین جانتے ہیں کہ اس شریف آدمی کا ذکر ہم نے پچھلے باب میں شرڈی میں رام نومی کا تہوار منانے کے حوالے سے پہلے ہی کیا ہوا ہے۔ وہ شرڈی 1895ء میں اس وقت گیا جب وہاں رام نومی کا تہوار منایا جارہا تھا اور اس دن سے لے کر آج تک وہ ہر سال اس موقعے کو منانے کے لیے ایک نمائشی جھنڈا فراہم کرتا رہا ہے۔ وہ ان فقیروں اور غریبوں کو کھانا بھی کھلاتا ہے جو وہاں اس تہوار کو منانے کے لیے آتے ہیں۔ یہ واقعہ 1895ء کے فوراً بعد کا ہے اور اصل کتاب، کی طرح یہاں بھی "حال" میں بیان کیا جارہا ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ داموانا کے ایک دوست جو بمبئی میں رہتے تھے نے داموانا کو خط لکھا کہ وہ اس سے مل کر روئی کا کاروبار کرنا چاہتا ہے، جس میں کم از کم دو لاکھ کا منافع ہونے کا امکان ہے۔ روئی کا کاروبار کرنے کی تجویز ایک دلال نے پیش کی تھی جس نے یہ بھی بتایا تھا کہ اس کا بیوپار خوب تھا اور اس میں کسی طرح کا خطرہ نہیں تھا۔ اس لیے اس موقع کو ضائع نہیں کیا جانا چاہیے۔ دامو کی حالت ڈانواں ڈول سی تھی۔ وہ فیصلہ نہیں کر رہا تھا کہ کیا کرے کیا نہ کرے۔ اس نے کافی دیر تک اس بارے میں غور و خوض کیا اور چونکہ سائی بابا کا بھگت تھا اس لیے اس نے شیاما کو ایک مفصل خط لکھ کر اس بارے

باب اٹھارہواں

احمد نگر کا داموانّا کاسار

(1)تصورات (2)آم کی لیلا

ابتدائیہ

ہم اس باب کا آغاز اپنے آٹھوں انگوں سے بابا کے سامنے سر جھکا کر کرتے ہیں جو رحم کا سمندر، بھگوان کا اوتار اور برہما اور عظیم یوگیشور کے برابر ہیں۔ سائی بابا کی جے ہو۔ جو سنتوں کے تاج کا موتی اور تمام مبارک اشیا کا مسکن، ہمارے آتمارام اور بھگتوں کی قابلِ تعظیم پناہ گاہ ہیں۔ ہم ان کے سامنے سجدہ کرتے ہیں جنھوں نے زندگی کے مقاصد اور اس کی آخری منزل تک رسائی حاصل کرلی ہے۔

سائی بابا ہمیشہ رحم سے پُر ہوتے ہیں۔ ہم سے جس بات کی توقع کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ پوری طرح ان سے لو لگائیں۔ جب ایک بھگت کو ان پر پورا بھروسا، اعتماد اور ایمان ہو تو اس کی ساری خواہش جلد پوری ہو جاتی ہیں۔ جب ہیماڈ پنت کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ وہ بابا کی زندگی اور ان کی لیلاؤں کے بارے میں لکھے تو بابا نے یہ کام اس سے فوراً پورا کرالیا۔ جب ہیماڈ پنت کو ایسا کرنے کا حکم دیا گیا تو اسے بڑی تحریک ملی اور اس کی ذہانت کو مزید تقویت اور کام کرنے کا حوصلہ ملا۔ وہ یہ کام کرنے کے قابل نہیں تھی لیکن بابا کی دعاؤں سے اسے اس کام کو مکمل کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ آپ کے ہاتھ میں یہ کتاب "ست چرتر" ہے جو ایک ایسی بوٹی کی